امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز، لاہور، آرڈیننس، 2002

(XIX بابت 2002)

مندرجات

1۔ مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ

2۔ تعریفات

3۔ انسٹیٹیوٹ کا قیام

4۔ انسٹیٹیوٹ کے افعال اور اختیارات

5۔ دائرہ اختیار

6۔ سرپرست

7۔ معائنہ اور انکوائری

8۔ بورڈ آف گورنرز

9۔ ریکٹر

10۔ بورڈ آف گورنرز کے اختیارات اور افعال

11۔ بورڈ کے امور

12۔ تقرریاں

13۔ کمیٹیاں

14۔ تفویضِ اختیارات

15۔ انسٹیٹیوٹ فنڈ

16۔ بجٹ، آڈٹ اور اکاؤنٹس

17۔ ضوابط

18۔ مشکلات کا خاتمہ

متن

[1]امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز، لاہور، آرڈیننس، 2002

(XIX بابت 2002)

[10 اپریل، 2002]

امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز، لاہور کے قیام کے لیے آرڈیننس

تمہید-جب کہ یہ ضروری ہے کہ امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز، لاہور کے قیام اور اس کے ضمنی اور اس سے متعلقہ معاملات کا بندوبست اس متن میں بعد ازیں دیئے گئے انداز میں کیا جائے؛

اور جب کہ پنجاب صوبائی اسمبلی تحلیل ہو گئی ہے اور گورنر مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جن میں فوری اقدام کرنا ضروری ہے؛

اور جب کہ چیف ایگزیکٹو آرڈر نمبر 11 بابت 2000 کے ذریعے ترمیم کردہ عبوری آئینی (ترمیم) حکم نمبر 9 بابت 1999 کے آرٹیکل 4 کے تحت کسی صوبہ کا گورنر آرڈیننس جاری اور نافذ کر سکتا ہے؛

اس لیے اب، مذکورہ بالا اختیارات اور اس ضمن میں اُسے مجاز بنانے والے دیگر تمام اختیارات استعمال کرتے ہوئے، گورنر پنجاب مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی وضع اور نافذ کرتے ہیں:-

1- **مختصر عنوان اور آغازِ نفاذ**-(1) یہ آرڈیننس امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز، لاہور آرڈیننس، 2002 کہلائے گا۔

(2) اس کا نفاذ فی الفور ہو گا۔

2- **تعریفات**-اس آرڈیننس میں، جب تک کہ موضوع یا سیاق و سباق میں اس کے منافی کچھ درج نہ ہو-

---

[1] 10 اپریل، 2002 کو گورنر پنجاب نے اسے نافذ کیا؛ اور مؤرخہ 10 اپریل، 2002 کو پنجاب گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 1289 تا 1292 پر شائع ہوا۔ جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر 128 کے تحت تجویز کی گئی زیادہ سے زیادہ تین ماہ کی مدت کے باوجود عبوری آئینی (ترمیم) حکم، 1999 (9 بابت 1999) کے آرٹیکل 4 کے تحت نافذ العمل رہے گا۔

(اے) "بورڈ" سے مراد بورڈ آف گورنرز ہے؛

(بی) "حکومت" سے مراد حکومتِ پنجاب ہے؛

(سی) "انسٹیٹیوٹ" سے مراد اس آرڈیننس کے تحت قائم کردہ امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز، لاہور ہے؛

(ڈی) "سرپرست" سے مراد گورنر پنجاب ہے؛

(ای) "ریکٹر" سے مراد انسٹیٹیوٹ کا ریکٹر ہے؛

(ایف) "ضوابط" سے مراد وہ ضوابط ہیں جو اِس آرڈیننس کے تحت وضع کردہ ہوں یا وضع کردہ متصور ہوں؛ اور

(جی) "ٹرسٹ" سے مراد پاکستان بینوولینس اینڈ سوشل مینجمنٹ ٹرسٹ" ہے۔

3۔ **انسٹیٹیوٹ کا قیام**۔(1) ایک انسٹیٹیوٹ قائم کیا جائے گا جو امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز، لاہور کہلائے گا اور جس کا کیمپس لاہور میں واقع ہو گا۔

(2) انسٹیٹیوٹ ایک کارپوریٹ ادارہ ہو گا، اسے دوامی تسلسل حاصل ہو گا، یہ مخصوص مہر {common seal} کا حامل ہو گا، اسے املاک کے حصول، قبضہ اور بندوبست کا اختیار حاصل ہو گا اور یہ اپنے مذکورہ نام سے مقدمہ کرے گا یا اس پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

4۔ **انسٹیٹیوٹ کے افعال اور اختیارات**۔انسٹیٹیوٹ کے افعال اور اختیارات مندرجہ ذیل ہوں گے:

(اے) درج ذیل میں تعلیم اور تربیت فراہم کرنا۔

(i) بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ کمپیوٹر سائنسز؛ اور

(ii) علم کی ایسی دیگر شاخیں جن کا تعیّن بورڈ آف گورنرز، محکمۂ تعلیم کی قائم کردہ کمیٹی کی سفارش پر سرپرست کی منظوری سے کر سکتا ہے؛

تاہم میڈیکل اور انجینئرنگ کی تعلیم کی صورت میں بالترتیب پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اور پاکستان انجینئرنگ کونسل سے منظوری بنیادی شرط ہو گی؛

(بی) تحقیق، عملی مظاہرہ اور دیگر خدمات، اور علم کی ترقی اور ترویج کا اہتمام کرنا؛

(سی) امتحانات کا انعقاد کرنا اور اُن اشخاص کو اسناد، ڈپلومے، سرٹیفکیٹ اور دیگر تعلیمی امتیازات عطا کرنا یا نوازنا جو اس کے امتحانات پاس کر چکے ہوں؛

(ڈی) فیکلٹیز کو منتخب کرنا اور انھیں ترقی دینا؛

(ای) مطالعاتی کورس تجویز کرنا؛

(ایف) تعلیم، تربیت اور تحقیق کے لیے دیگر سہولیات کا اجراء کرنا اور ان میں معاونت کرنا؛ اور

(جی) مؤثر ترین تعلیمی اور تربیتی پروگراموں کو یقینی بنانے کے لیے تدریسی طریقے اور تدابیر طے کرنا؛

5۔ **دائرہ اختیار**۔ (1) انسٹیٹیوٹ کا دائرہ اختیار صوبہ پنجاب تک محدود ہو گا۔

(2) انسٹیٹیوٹ اس آرڈیننس کے آغازِ نفاذ سے دس سال کی مدت تک کوئی ذیلی کیمپس نہیں کھولے گا یا کسی دیگر تعلیمی ادارے کو الحاق نہیں دے گا، اس مدت کے بعد یہ سرپرست کی منظوری سے ذیلی کیمپس کھول سکتا ہے۔

6۔ **سرپرست**۔(1) گورنر پنجاب، انسٹیٹیوٹ کا سرپرست ہو گا۔

(2) سرپرست یا اس کا نامزد کردہ شخص انسٹیٹیوٹ کے جلسۂ تقسیمِ اسناد {کانووکیشن} کی صدارت کرے گا۔

(3) اعزازی سند عطا کرنے کے لیے ہر تجویز سرپرست کی توثیق سے مشروط ہو گی۔

7۔ **معائنہ اور انکوائری**۔(1) سرپرست انسٹیٹیوٹ کے امور سے متعلقہ کسی معاملہ کے حوالے سے کوئی معائنہ یا انکوائری کروا سکتا ہے۔

(2) سرپرست بورڈ آف گورنرز کو معائنہ یا انکوائری کے نتیجہ کے بارے میں اپنی رائے سے آگاہ کرے گا اور بورڈ کی رائے معلوم کرنے کے بعد بورڈ کو اس کی جانب سے کی جانے والی کارروائی کے حوالے سے ہدایت کرے گا۔

(3) بورڈ آف گورنرز، سرپرست کے مقرر کردہ وقت کے اندر معائنہ یا انکوائری کے نتیجہ میں کی گئی کارروائی سے اُسے {سرپرست کو} آگاہ کرے گا۔

(4) اگر بورڈ آف گورنرز مقررہ وقت کے اندر سرپرست کے اطمینان کے مطابق کارروائی نہیں کرتا تو سرپرست ایسی ہدایات جاری کر سکتا ہے جنھیں وہ مناسب خیال کرے اور بورڈ ان تمام ہدایات کی تعمیل کرے گا۔

(5) سرپرست اپنی تشکیل کردہ اور بورڈ آف گورنرز کے نامزد کردہ کسی شخص، لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج، جسے مذکورہ عدالت کا چیف جسٹس نامزد کرے، اور پروفیسر ایمریٹس یا وائس چانسلر پر مشتمل کمیٹی کی سفارش پر انسٹیٹیوٹ کے خلاف اس کی بندش سمیت کوئی بھی کارروائی کر سکتا ہے۔

(6) حکومت ذیلی سیکشن (5) کی دفعات کو مؤثر بنانے کے لیے قواعد وضع کر سکتی ہے۔

(7) سرپرست کو اختیار حاصل ہو گا کہ وہ بورڈ آف گورنرز کے ایسے کسی بھی فیصلہ یا کارروائی کو کالعدم کر دے جو اُس {سرپرست} کی رائے میں علمی فضیلت، مذہبی اور ثقافتی نظریہ اور قومی سالمیت کے مفاد کے خلاف کی گئی ہو۔

8۔ **بورڈ آف گورنرز**۔(1) انسٹیٹیوٹ کا بورڈ آف گورنرز درج ذیل پر مشتمل ہو گا:

(i) پاکستان بینوولینس اینڈ سوشل مینجمنٹ ٹرسٹ کا چیئرمین؛

(ii) بورڈ آف ٹرسٹیز کے اراکین جو زیادہ سے زیادہ چار ہوں؛

(iii) یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کا چیئرمین یا اس کا نامزد شخص جو عہدہ میں کسی کُل وقتی رُکن سے کم نہ ہو؛

(iv) پنجاب کی کسی یونیورسٹی کا وائس چانسلر جسے سرپرست نامزد کرے؛

(v) ریکٹر؛ اور

(vi) حکومتِ پنجاب کے محکمۂ تعلیم کا سیکرٹری یا اس کا نامزد کردہ شخص جو عہدہ میں ایڈیشنل سیکرٹری سے کم نہ ہو۔

(2) ٹرسٹ کے بورڈ آف ٹرسٹیز کا چیئرمین بورڈ کا چیئرمین ہو گا۔

(3) بورڈ کے اجلاس کا کورم اراکین کی کُل تعداد کا نصف ہو گا جس میں کسر کو ایک شمار کیا جائے گا۔

9۔ **ریکٹر**-(1) ریکٹر کا تقرر حکومت کی جانب سے ان شرائط وضوابط پر کیا جائے گا جو بورڈ کی سفارشات پر طے کردہ ہوں۔

(2) ریکٹر بورڈ کی جانب سے اُسے سونپے گئے افعال سرانجام دے گا۔

10۔ **بورڈ آف گورنرز کے اختیارات اور افعال**-انسٹیٹیوٹ کے معاملات بورڈ کے زیرِ انتظام وانصرام ہوں گے۔

11۔ **بورڈ کے امور**-(1) بورڈ کے اجلاس اور امور کا انتظام اس انداز میں اور اس طریق کار کے مطابق کیا جائے گا جو ضوابط میں تجویز کیا گیا ہو اور جب تک یہ معاملات تجویز نہ ہوں تو {اس انداز میں اور اس طریقِ کار کے مطابق} جیسے بورڈ متعین کرے۔

(2) کوئی قانونِ موضوعہ، ضابطہ یا بورڈ کی کوئی کارروائی کسی اَسامی کے خالی ہونے یا بورڈ کی تشکیل میں کسی خامی کی وجہ سے غیر مؤثر نہیں ہو گی۔

12۔ **تقرریاں**-انسٹیٹیوٹ بورڈ کی مقرر کردہ شرائط وضوابط پر ایسے اشخاص کو ملازم رکھ سکتا ہے جو ضروری ہوں۔

13 **کمیٹیاں**-بورڈ ایسی کمیٹیاں تشکیل دے سکتا ہے جو اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے ضروری متصوّر ہوں۔

14۔ **تفویضِ اختیارات**-بورڈ اپنے کوئی اختیارات، فرائض یا افعال کسی شخص یا کمیٹی کو تفویض کر سکتا ہے۔

15۔ **انسٹیٹیوٹ فنڈ**-(1) امپیریل کالج آف بزنس سٹڈیز فنڈ کے نام سے ایک فنڈ ہو گا جو انسٹیٹیوٹ کے زیرِ اختیار ہو گا اور جس میں انسٹیٹیوٹ کو وصول ہونے والی تمام رقوم جمع کرائی جائیں گی۔

16۔ **بجٹ، آڈٹ اور اکاؤنٹس**-بورڈ کے مجوّزہ طریق کار کے مطابق، انسٹیٹیوٹ کا بجٹ منظور کیا جائے گا اور اس کے اکاؤنٹس کو باقاعدہ رکھا جائے گا اور ان کا آڈٹ کروایا جائے گا۔

17۔ **ضوابط**۔بورڈ نوٹیفیکیشن کے ذریعے انسٹیٹیوٹ کے معاملات کے انتظام وانصرام کے لیے ضوابط وضع کر سکتا ہے۔

18۔ **مشکلات کا خاتمہ**۔اگر اس آرڈیننس کی کسی بھی دفعہ کو مؤثر بنانے میں کوئی مشکل پیش آئے تو حکومت، بورڈ کی مشاورت سے ایسی ہدایات جاری کر سکتی ہے جو مذکورہ دفعات سے متصادم نہ ہوں اور جنھیں وہ ایسی مشکل کے خاتمہ کے لیے ضروری سمجھے۔